REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ”

ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

الفضل

فی پرچہ ۱ آنہ

فون:۔ ۹۴ - تار کا پتہ:۔ الفضل ربوہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۵ صلح ۱۳۳۶ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۲

چندہ مرمت مقدس مقامات کو یاد رکھیں

——— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قادیان کے مقدس مقامات کو گزشتہ بارشوں اور سیم وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے پیش نظر الفضل میں متعدد مرتبہ تحریک شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس مد میں ایک ہزار روپیہ کا گراں قدر چندہ عنایت فرمایا ہے۔ دوسرے احباب بھی حسب توفیق اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ یہ ایک اہم قومی فریضہ ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ

ہندوستان نے مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پابندی کرنے سے انکار کر دیا

سلامتی کونسل کا کوئی حق نہیں کہ وہ سرینگر اسمبلی کے فیصلہ پر غور کرے

سلامتی کونسل میں ہندوستانی نمائندے کی تقریر

نیویارک ۲۴ جنوری۔ کل رات سلامتی کونسل میں ہندوستانی نمائندے نے اعلان کیا۔ کہ سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر کے متعلق وقتاً فوقتاً جو قرار دادیں پاس کی ہیں۔ ہندوستان اپنے تئیں ان کا پابند تصور نہیں کرتا ہندوستانی نمائندے نے یہ بھی اعلان کیا کہ سلامتی کونسل کو سرینگر اسمبلی کے فیصلہ پر غور کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں

کل رات سلامتی کونسل میں ہندوستانی مندوب مسٹر مینن نے پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون کی تقریر کے جواب میں اپنی تقریر شروع کی جو آج بھی جاری رہے گی

مسٹر مینن نے اپنی طویل تقریر میں مسئلہ کشمیر کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق سلامتی کونسل نے جو قرار دادیں پاس کی تھیں ہندوستان کسی صورت میں بھی ان کا پابند نہیں ہے اس کی وجہ مسٹر مینن نے یہ ظاہر کی کہ پاکستان نے جنگ بندی کے بعد اپنی فوجوں کے انخلاء اور رائے شماری کے ابتدائی انتظامات کے متعلق کمیشن کی عائد کردہ شرائط کو پورا نہیں کیا۔

ہندوستانی نمائندہ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے پیش کردہ حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے بار بار اس الزام کو دوہرایا کہ ۴۸ء

(آخری کالم میں)

۴۸ء کہ پاکستان نے کشمیر میں جارحانہ کارروائی کا آغاز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ بھارت نے سلامتی کونسل میں پیش کیا تھا۔ ہندوستانی مندوب نے کہا مقبوضہ کشمیر میں حالات بالکل نارمل ہیں۔ ۲۶ جنوری کو سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہوگا کہ سرینگر اسمبلی ختم ہو جائے گی۔ وہاں کوئی بحران نہیں سرینگر اسمبلی نے کشمیر کے بھارت سے الحاق کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے۔ سلامتی کونسل کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس پر غور کرے کیونکہ یہ اس کا اندرونی معاملہ تھا۔

مسٹر مینن نے اس دلیل کو کہ کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے محض یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا کہ بھارت ایک سیکولر ملک ہے۔ اس لئے میری حکومت کسی علاقہ میں کسی خاص فرقہ کی اکثریت یا اقلیت کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔

امریکہ کی شمولیت سے معاہدۂ بغداد کی اہمیت میں بہت اضافہ ہو جائے گا (سہروردی)

استنبول ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ معاہدہ بغداد میں شامل ہو جائے۔ تو اس معاہدہ کی اہمیت میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ کل شام آپ نے اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں امن کے تحفظ کے لئے جو اقدام تجویز کیا ہے۔ وہ کافی قوی اور موثر ہے۔ تاہم اگر امریکہ معاہدہ بغداد میں شامل ہو جائے۔ تو اس سے اس معاہدہ کے ممبر ممالک کی طاقت میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اور مشرق وسطیٰ کے علاقہ کی سلامتی اور تحفظ میں بڑی مدد ملے گی ——— مسٹر سہروردی کل دو روزہ دورہ پر انقرہ سے استنبول پہنچے۔ راستہ میں ہر جگہ عوام نے آپ کا پُرجوش خیر مقدم کی۔

امریکہ میں اعلان انقرہ کا خیر مقدم

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ حکومت امریکہ نے معاہدہ بغداد کے مسلم وزرائے اعظم کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے جس میں صدر آئزن ہاور کے منصوبہ مشرق وسطیٰ کی تائید کی گئی ہے یہ بیان پرسوں انقرہ سے جاری ہوا تھا۔

برطانیہ اور یمن کا مشترکہ کمیشن مقرر کرنے کی تجویز

اقوام متحدہ ۲۴ جنوری۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کے مستقل مندوب نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ یمن اور برطانیہ کا ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو دونوں ممالک کی ایک دوسرے کے خلاف شکایات پر غور کرے۔

برطانوی مندوب نے اپنی یادداشت میں یمن کے عائد کردہ الزامات کی تردید کی ہے۔ اور شکایت کی ہے کہ یمن کی حکومت قبائلی علاقہ کے باشندوں کو برطانیہ کے خلاف اکساتی رہتی ہے۔

اینگلو اردنی معاہدہ کوئی خاص فوجی اہمیت نہیں رکھتا

لنڈن ۲۳ جنوری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے کہا ہے کہ ۱۹۴۸ء کا اینگلو اردنی معاہدہ برطانیہ کے لئے کوئی خاص فوجی اہمیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے یہ الفاظ اردنی وزیر خارجہ مسٹر سلیمان نابلسی کے اس اعلان سے چند گھنٹے بعد کہے کہ اینگلو اردنی معاہدے کی تنسیخ کے لئے آئندہ ماہ بات چیت شروع ہوگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ر جنوری ۱۹۵۷ء

مسئلہ خلافت علمی نقطۂ نظر سے

(قسط دوم)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۳ر جنوری ۵۷ء)

دوسری غلطی جو مولانا نے شروع ہی میں کی ہے۔ اور جو ان کے تمام مضمون پر اثر انداز ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ حکومت کو اسلامی خلافت کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں۔ یہ بنیادی غلطی ہے۔ جو پہلے بھی اس مسئلہ پر قلم اٹھانے والوں سے سرزد ہوتی رہی ہے۔ اور یہ غلطی اس وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ کہ اس طرزِ خیال سے سوچنے والے نبوت کے تصور کو بھی دنیوی حکومت سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ ان کے خیال میں انقلاب صرف حکومت کے ذریعہ ہی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور صرف تلوار (آج کل کے زمانہ میں ایٹم بم) ہی دنیا میں اللہ تعالےٰ کی سلطنت قائم کر سکتی ہے۔ حالانکہ انہیں دنیا کے موجودہ حالات سے ہی اس بات کا علم ہو سکتا تھا۔ کہ حقیقی انقلاب تلوار یا ایٹم بم کا نہ صرف مرہون نہیں بلکہ یہ اس کے راستہ میں سخت رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

ہم مولانا سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ ایک نبی اللہ کا نام بتائیں۔ جس نے حقیقی انقلاب حکومت کے ذریعہ پیدا کیا ہو۔ یہ غلطی اسلام کے ابتدائے عہد کی تاریخ کو غلط نقطۂ نظر سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ تعالےٰ نے تلوار اٹھانے کی اجازت ان لوگوں کے قلع و قمع کے لئے عطا کی تھی۔ جنہوں نے تلوار سے اشاعتِ دین کو روکنے کے لئے انتہائی ظلم و ستم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک ذات پر اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ڈھائے تھے۔ اور کسی طرح باز نہیں آتے تھے۔ عہد کر کر کے پھر جاتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ تلوار بھی حقیقی انقلاب لانے کے لئے جزو لاینفک ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نبوت کے ذریعہ لانا چاہتا ہے۔

قرآن کریم میں نعمت حکومت کے عطیہ الٰہی کا ذکر قوم بنی اسرائیل کے متعلق تو ضرور آتا ہے۔ لیکن یہ کہیں نہیں آتا ہے۔ کہ ہم اپنے انبیاء علیہم السلام کو دنیوی حکومت بھی ضرور عطا کرتے ہیں۔ البتہ "حکم" کا لفظ سب انبیاءؑ کے لئے مشترک ہے۔ اس میں کسی کی تخصیص نہیں۔ یہ لفظ ایسے انبیاءؑ کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ جن کے متعلق دنیوی حکومت کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔

وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا (انبیاء)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق بھی یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ بلکہ سورہ انبیاءؑ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا (انبیاء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ دنیوی حکومت سے علیحدہ بھی ایک اور "حکم" ہے۔ جو نبوت کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہی حکم انبیاء کو ملتا ہے۔ نہ کہ لازماً دنیوی حکومت۔ تاکہ وہ انقلاب پیدا کر سکیں۔

ہم نے یہ باتیں محض اس لئے لکھی ہیں۔ کہ مولانا کی دماغی الجھنوں میں کسی قدر سلجھاؤ پیدا ہو جائے۔ اور وہ ان ابتدائی غلطیوں سے بچ کر منصبِ خلافت جیسے اہم مسئلہ پر علمی نقطۂ نظر سے بحث کر سکیں۔ یہ اہم غلطیاں یہ ہیں۔ کہ آپ (۱) خلیفہ اور امیر کو ہم معنی سمجھتے ہیں (۲) دنیوی حکومت کو نبوت کا جزو لاینفک خیال کرتے ہیں۔ (۳) اقامتِ دین کے لئے تلوار کو لازمی سمجھتے ہیں۔

یہ ابتدائی اور بنیادی غلطیاں ہیں۔ جب تک ان سے نہیں نکلیں گے۔ منصب خلافت کے مسئلہ پر آپ صحیح رائے زنی نہیں کر سکیں گے۔

سب سے ضروری بات جو ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ اسلامی مسائل پر بے شک عقلی اور منطقی لحاظ سے بحث کریں۔ لیکن انہیں قرآن و احادیث اور آثار صحابہ کرامؓ سے آزاد ہو کر سراسر اپنے مفروضات پر اس کی بنیاد نہ اٹھائیں۔ جیسا کہ آپ نے اس مضمون میں تا حال کیا ہے۔ چنانچہ آپ "عزل خلیفہ" کے متعلق یہ منطقی مفروضہ پیش کرتے ہیں۔

"جو ہاتھ عمارت کے بنانے میں کام آسکتے ہیں۔ وہی ہاتھ اس کو گرا دینے پر بھی قادر ہیں"۔

ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اس مفروضہ کو خلافت راشدہ پر چسپاں کر کے دکھائیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا "عزل" کا سوال خلافت راشدہ کے بارہ میں کبھی اٹھا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں اٹھا تو کیوں؟ اور اگر اٹھا ہے۔ تو اس کا کیا حشر ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے "معزول" ہونے سے نہ صرف کیوں انکار کیا۔ بلکہ خلافت کی حفاظت میں جان کی بازی کیوں لگا دی۔ اور قتال تک کیوں نوبت پہنچائی؟

سب سے پہلے تو بطور ایک دینی عالم و فاضل ہونے کے آپ کا یہ فرض تھا۔ کہ قرآن کریم کی آیۂ استخلاف اور احادیث قمیص و خلافت علی منہاج نبوت جیسی اسلامی شہادتوں کی روشنی میں اس پر بحث فرماتے۔ اور بعد میں اپنے اخذ کردہ نتائج کو منطق کے ترازو میں بھی تول کر دکھاتے۔ کہ نتائج اس لحاظ سے بھی کم عیاں نہیں ہیں۔ پھر تو کوئی عالمانہ بات بھی تھی۔ یہ دینی معاملات میں علمی بحث کا کوئی اچھا طریق نہیں ہے۔ کہ ترازو تو لیا جائے مغربی جمہوری خالص دنیوی اصولوں سے اور اپنی منطق کے بٹوں سے دینی مسائل کو تولنا شروع کر دیا جائے۔ آخر اسلام اور مغربی جمہوریت میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

ہمیں امید ہے۔ کہ مولانا اپنے مضمون کی آئندہ اقساط میں ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔ اور اس اہم مسئلہ پر خالص اسلامی شہادتوں سے روشنی ڈالیں گے تاکہ ہم جیسے ہیچمدان آپ کی علمیت اور دینی واقفیت سے مستفیض اور مستفید ہو سکیں۔

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آرہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے۔ کہ حضور لمبی اور زیادہ تعداد میں ملاقاتیں فرما سکیں۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے۔ کہ بغیر اشد ضرورت کے ملاقات نہ کریں۔ اور ملاقات کرتے وقت بھی اپنے مقصد کو کم سے کم الفاظ میں ادا کریں۔ اور غیر ضروری امور سے اجتناب فرمائیں۔ تاکہ اس طرح سے جس قدر وقت بھی بچے۔ اسے حضور سلسلہ کے دیگر اہم کاموں میں لگا سکیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے"۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک سوال اور اس کا جواب

"امام حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر برگزیدۂ خدا اور سرداران بہشت میں سے ہے اور ذرّہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے"۔ (مسیح موعودؑ)

از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۱)

گرینڈ مسلم مشن بمبئی کے سیکرٹری نے مندرجہ ذیل سوال بغرض حصولِ جواب ارسال کیا ہے۔ ان کی خواہش کے مطابق اس کا جواب بذریعہ اخبار الفضل دیا جاتا ہے۔

سوال:۔ "مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے شائد ایک سے زائد جگہ پر اپنے ملفوظات میں سیدنا و امامنا حسین ابن علی علیہما السلام کو معصوم تک لکھا ہے مگر ایک مسلمان کی نظر دوسرے ملفوظات اور فقروں پر جو مرزا صاحب ہی کے ہیں پڑتی ہے۔ تو حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔ کہ ایک ہی شخص جو ایک ہستی کو معصوم اور نیک اور سردار جوانان بہشت لکھتا ہے وہ کیسے اس کی تحقیر کر سکتا ہے۔ یا تو پہلا نظریہ صحیح ہو سکتا ہے۔ یا دوسرا بزعم خود یا اگر دونوں نظریوں کو ایک ہی شخص کی بات مان لی جائے۔ تو شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ متضاد نظریے کس صاحب الرائے ہوشمند عقل مند انسان کے کیسے ہو سکتے ہیں ..... مثال کے طور پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

اور قصیدہ اعجازیہ میں شیعوں کو مخاطب کر کے ایک عربی شعر میں لکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اے شیعہ لوگو تمہارا حسین تو تلوار سے مارا گیا۔ (نعوذ باللہ) اور میں (یعنی مرزا غلام احمد) تو خدا کی محبت میں مارا گیا ہوں۔ پس دیکھو کتنا بڑا فرق ہے۔ (استغفر اللہ)"

جواب۔ سائل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو دو شعر پیش کئے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے بطور تمہید یہ لکھ دینا ضروری ہے۔ کہ بعض دفعہ کسی شخص کے متعلق اپنے عقائد کے لحاظ سے نہیں بلکہ مخاطب کے مخصوص افکار و معتقدات کو مدنظر رکھ کر گفتگو کی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں مذکور ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کو خدا تعالےٰ کے سوا معبود بنایا۔ اور عیسائی اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ خود مسیح علیہ السلام نے انہیں یہ تعلیم دی۔ کہ وہ اسے خدا اور خدا کا بیٹا سمجھیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایک طرف تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پاک اور طاہر و مطہر اور مؤید بروح القدس اور معلم کتاب و حکمت قرار دیا۔ اور ان کے معجزات کا ذکر کر کے ان کے بلند مقام اور شان عالی کا اظہار فرمایا۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کے عقائد کو مدنظر رکھ کر انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ومن یقل منھم انی
الٰہ من دونہ فذالک
نجزیہ جھنم۔

کہ ان میں سے جو کوئی اپنے آپ کو خدا کے سوا معبود قرار دے تو ہم اسے بدلہ میں جہنم دیں گے۔

نیز معبودانِ باطلہ کے پرستاروں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"انکم وما تعبدون من
دون اللہ حصب جھنم"۔

کہ یقیناً تم اور وہ جن کی خدا تعالےٰ کے سوا تم عبادت کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ جب عیسائی اپنے عقائد باطلہ کی تائید میں قرآن مجید کو پیش کریں۔ تو بالمقابل ہم انہی آیات سے ان کو لاجواب کریں گے۔ کہ قرآن مجید کی رو سے وہ مسیح جنہیں تم خدا قرار دیتے ہو جہنمی ہے۔ لیکن ہمارے اس جواب سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جنہیں ہم حسب تعلیم قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا مقدس نبی مانتے ہیں کوئی تحقیر نہیں ہو گی۔ کیونکہ ہمارا یہ جواب کہ وہ جہنمی ہیں۔ عیسائیوں کے باطل عقیدہ کی بناء پر ہو گا نہ کہ حقیقت واقعیہ کے طور پر۔

اور قدیم سے اکابر علمائے اسلام اس نہج پر کلام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا سید آل حسن مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی جو انیسویں صدی کے شہرۂ آفاق مناظر گذرے ہیں۔ اور ردّ نصاریٰ میں انہوں نے عظیم الشان کام کیا۔ عیسائیوں سے مباحثات کئے۔ اور ان کے ردّ میں کتابیں لکھیں۔ ان میں سے اول الذکر نے اپنی کتاب استفسار میں اور مؤخر الذکر نے اپنی مشہور کتاب ازالۃ الاوہام میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ اور الزامی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل پر سخت سے سخت الزامات لگائے ہیں۔ اور ان کی پیشگوئیوں کو خواب اور مجذوبوں کی بڑ قرار دیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی خیالی تصویر

اسی طرح مولانا محمد قاسم نانوتوی مرحوم بانیٔ مدرسۃ العلوم دیوبند جن کے علم و فضل کا ایک عالم قائل ہے۔ نے بھی عیسائیوں کو الزامی جوابات دیئے۔ اور اپنے رسالہ ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۴۴-۲۴۵ میں لکھا۔

"نصاریٰ جو دعوائے محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے ہیں۔ تو حقیقت میں ان سے محبت نہیں کرتے۔ کیونکہ دارومدار ان کی محبت کا خدا کا بیٹا ہونے پر ہے۔ سو یہ بات حضرت عیسیٰؑ میں تو معلوم۔ البتہ ان کے خیال میں تھی۔ اپنی خیالی تصویر کو پوجتے ہیں۔ اور اسی سے محبت رکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کو خداوند کریم نے ان کی واسطہ داری سے برطرف رکھا ہے"۔

یعنی عیسائیوں کے معتقدات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں۔ جنہیں مسلمان اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتے ہیں۔ بلکہ اس مسیح پر ہیں۔ جو عیسائیوں کی ایک خیالی تصویر ہے۔

دو علی

اسی طرح حضرت علی رضؓ تو ایک ہی تھے لیکن مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک شیعی نے ایک سنّی فاضل سے دریافت کیا۔ کہ حضرت علی رضؓ کی تعریف کرو۔ تو اس نے جواب دیا۔ کونسے علی کی۔ اس علی کی جس پر تو اعتقاد رکھتا ہے۔ یا اس علی کی جس پر میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تو اس نے کہا ؎

گفت من گرچہ اندکی دانم
در دو عالم علی یکے دانم
شرح ایں نکتہ را تمام بگوئے
آں کدام است ایں کدام بگوئے

یعنی شیعی نے کہا۔ اگرچہ میں قلیل العلم ہوں۔ میں دونوں جہانوں میں علی کو ایک ہی جانتا ہوں۔ اس نکتہ کی کہ علی دو ہیں۔ پوری شرح بیان کرو۔ کہ وہ علی جس پر تو اعتقاد رکھتا ہے۔ کون ہے۔ اور وہ علی جس پر میں اعتقاد رکھتا ہوں کون ہے۔ سنّی فاضل نے جواب

گفت آں کو بود گزیدۂ تو
نیست جز نقشِ تو کشیدۂ تو
پہلوانے بروت مالیدہ
بہر کیں درو غا سگالیدہ
گربزی پُر تہور و بے باک
کینہ جوئے و مفتن و سفاک
بندۂ نفس خویش چوں من و تو
فارغ از دین و کیش چوں من و تو
بخلافت دلش بسے مائل
شد ابوبکر در میاں حائل
در زنگ و پوئے بہر ایں مطلوب
ہمہ غالب شدند او مغلوب
با چنیں وہم و ظن زنا دانی
اسد اللہ غالبش خوانی
ایں علی در شمارہ کرو مہر
خود نبود است ورنہ باشد بہ
وال علی کش منم بجاں بندہ
سبلت نفس شوم را کندہ
الیٰ آخر الابیات

(ملاحظہ ہو سلسلۃ الذہب برحاشیہ نفحات الانس مطبوعہ نولکشور کانپور صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

یعنی وہ علی جس کو تو مانتا ہے۔ وہ بجز تیرے نقش کے جو خود تیرا ہی کھینچا ہوا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ وہ ایک پہلوان ہے۔ مونچھیں اینٹھے ہوئے اور کینہ کی وجہ سے جنگ میں خوش رہنے والا۔ ایک پہلوان پُر تہور اور

بے باک۔ کینہ جو۔ فتنہ گر اور خونریز میری اور تیری طرح اپنے نفس کا بندہ۔ دین و ایمان سے میری اور تیری طرح بے تعلق۔ اس کا دل خلافت حاصل کرنے کی طرف بہت مائل تھا۔ لیکن ابوبکر بیچ میں حائل ہو گئے۔ اس کے اس مطلب کے حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ میں ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ غالب ہو گئے۔ اور وہ مغلوب ہو گیا۔ باوجود اس حقیقت واقعیہ کے از راہِ نادانی وہم و گمان سے تو اس کو اسد اللہ غالب کہتا ہے۔

اور وہ علی جس کا میں بدل و جان غلام ہوں۔ وہ ہے جس نے نفس شوم جڑ سے کھو ڈالی۔ اس کے بعد اس کی اور صفات بیان کی ہیں۔

اسی طرح مولانا محمد قاسم مرحوم نانوتوی اپنی کتاب ہدیۃ الشیعہ میں شیعوں کے معتقدات کے پیش نظر حضرت علیؓ کی نسبت لکھتے ہیں۔

"اگر بالفرض یہ زور اور بل اور قدرت خداداد کسی میں ہوتی بھی۔ تب غصب دختر طاہرہ مطہرہ تو ہرگز گوارا نہ ہوتا۔ اہل ہند جو تمام ولائتوں کے لوگوں میں نامردہ پن میں امام ہیں۔ ان میں کا بھنگی اور چمار بھی اس سہولت سے بیٹی نہیں دیتا۔ جس طرح حضرت امیر نے اپنی دختر مطہرہ کو حضرت عمر کے حوالے کر دیا۔ آپ بھی دیکھتے رہے۔ اور صاحبزادے بھی۔ پھر صاحبزادوں میں بھی ایک وہ تھے۔ کہ جنہوں نے تیس ہزار فوج جرار کا مقابلہ کیا۔ حالانکہ وہ زمانہ ضعیفی اور تحمل کا تھا۔ اور بہن کے نکاح کے وقت عین شباب تھا۔ اور تس پر تماشہ یہ ہے۔ کہ ہنگامہ کربلا میں جو دشمنان سفاک نے حرم محترم اور زنان اہل بیت کی طرف جانے کا ارادہ کیا۔ تو کیا کچھ غضب اور جوش آیا۔"

(ہدایۃ الشیعہ صفحہ ۱۲۷)

"اور ظاہر ہے کہ مرے ہوئے سے تو گیدڑ بھی نہیں ڈرتا۔ شیرِ خدا علی مرتضیٰ پھر دوبارہ مرے ہوئے سے دبے تو قیامت آ گئی۔" صفحہ ۱۳۲

"حضرت امیر کو ایک دفعہ بھی نوبت نہ آئی۔ کہ علی الاعلان حق گوئی اختیار کریں" صفحہ ۶۲

ایسی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو شیعوں کے عقائد کے پیش نظر ایک علی فرض کر کے لکھی گئی ہیں۔ اور ابتداء کتاب میں مولانا مرحوم نے ان الفاظ میں اپنی معذرت کی ہے۔

"اگر بہ نسبت انبیائے مرسلین یا بزرگانِ اہل بیت و اصحاب سید مرسلین صلعم اس رسالہ میں کوئی حرف نامناسب دیکھ کر الجھیں تو مجھے اس سے بری الذمہ سمجھیں۔ ایسا مذکور کہیں کہیں ناچار بغرض الزام شیعہ آ گیا ہے۔ اس کا بار انہیں کی گردن پر ہے۔ یہ سب انہوں نے ہی کرایا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ ایسے عقائد سے میں بہزار جان و بہزار زبان بیزار ہوں۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۳)

اسی طرح بعض وقت کلام عمومی رنگ رکھتا ہے۔ لیکن مراد مخصوص لوگ ہوتے ہیں۔ مثلاً شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب کافی کلینی کے حصہ سوم موسوم بہ فروع کافی مطبوعہ نولکشور کے آخری حصہ یعنی کتاب الروضہ میں ابوحمزہ سے روایت ہے۔ کہ اس نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا۔ کہ بعض لوگ اپنے مخالفین پر کئی کئی طرح کے بہتان لگاتے اور افترا باندھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا اچھا ہے اور کہا "واللّٰہ یا اباحمزہ ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا۔"

(کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵)

اے ابوحمزہ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا باقی سب لوگ اولاد بغایا ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ حضرت امامؑ کا مطلب اس عمومی کلام سے ہرگز یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ شیعہ کے سوا انہوں نے باقی تمام لوگ مراد لئے ہوں۔ بلکہ یہاں کلھم سے مراد صرف وہی لوگ تھے۔ جن کا ابوحمزہ نے ذکر کیا تھا پس کسی کلام کے صحیح معنے معلوم کرنے کے لئے اس ماحول کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جس میں وہ کلام کیا گیا ہو۔ نیز کہنے والے کے مرتبہ اور شان کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ تو تمہیدی امور تھے۔ آئندہ قسط میں انشاء اللہ تعالیٰ پیش کردہ حوالوں کا جواب دیا جائے گا۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو پیشگوئیاں

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے واقف زندگی کی طرف سے حسب ذیل خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا ہے:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

حضور نے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا تھا۔ کہ ہندوستان کو شمال مشرق کی طرف سے خطرہ درپیش ہے۔ آج خاکسار "تذکرہ" کا مطالعہ کر رہا تھا۔ تو دو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی اس میں نظر آئیں۔ جن سے حضور کے ارشاد کی تصدیق ہوتی ہے۔ ممکن ہے۔ ان کا مطلب کچھ اور ہو۔ لیکن خاکسار نے اپنے خیال کے مطابق ان کو حضور کی خدمت میں پیش کرنا مناسب سمجھا۔ پیشگوئیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) (الف) "۳۰ر اپریل ۱۹۰۷ء۔ صبح کے وقت الہام ہوا۔ اول خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں بڑی مسجد (میں) ہوں۔ بشیر احمد میرا لڑکا میرے پاس ہے۔ وہ مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ اس طرف زلزلہ گیا۔ اور مجھے زلزلہ آنے سے پہلے الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم اور پھر الہام ہوا۔ مظہر الحق والعلی۔ یعنی وہ ایسا امر ہوگا۔ جس سے حق کھلے گا۔ اور حق ظاہر ہوگا۔

(ب) "رویا میں دیکھا۔ کہ بشیر احمد کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۷۱۲)

(۲) ۱۸ر اگست ۱۹۰۷ء۔ "صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا۔ کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے۔ جو خوب زور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آ کر گم ہو گیا ہے۔" فرمایا۔ "آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رویا میں دیکھا ہے۔ کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں۔ اور دھواں ہو کر چلے جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۷۲۳، ۷۲۴)

حضور کا ادنیٰ خادم بشیر احمد رفیق بی اے۔ (واقف زندگی) حال موضع ڈاکخانہ بانڈہ محب براستہ پبی ضلع پشاور

درخواست دعاء

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ربوہ)

عزیز ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو میں ان دنوں بعارضہ بواسیر اور دمہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کی بحالی اور رزق کی فراخی کے لئے دعا فرمائیں۔

میری طبیعت بھی چند دنوں سے زیادہ خراب ہے۔ فالج کے اثرات کے علاوہ کمزوری اور نقاہت میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں پہلے سے زیادہ دقت محسوس ہوتی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ اور خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (فرزند علی عفی عنہ)

خدام الاحمدیہ ملتان شہر کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۸/۱/۵۷ کو مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر کا یہ خاص اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے۔ مخلص اور جلیل القدر صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے۔ کہ وہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اس اجلاس میں شریک جملہ ممبران اس امر کو شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ آپکی وفات سے ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جسے پُر کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کا عزم صمیم کیا جائے۔ یہ اجلاس حضرت مفتی صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل نازل فرمائے آمین

چودھری عبد الحفیظ بی اے ایل ایل بی وکیل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

عیسائیوں میں کس طرح تبلیغ فرمایا کرتے تھے

(از مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جلیل القدر اور ممتاز اولین صحابہ کرام میں سے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک عظیم الشان غرض کسر صلیب بھی تھی۔ یہ غرض حضور انور علیہ السلام کے ہاتھوں بپایۂ ثبوت پہنچی۔ حضور انور نے ایسا لٹریچر مہیا فرما دیا اور اپنے صحابہ کرام کی ایسی تربیت فرمائی کہ عیسائیت کا قلعہ پاش پاش ہو گیا۔ انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صف اول میں حضرت مفتی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ کا اسلوب بیان شیریں اور عام فہم اور مخالف کو خاموش کرا دینے والا تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس کے بے شمار نمونے چھوڑے۔ ان میں سے صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ ایک عیسائی کتب فروش کی دوکان پر تشریف لے گئے۔ اور ایک کتاب کا انتخاب فرمایا۔ جس کی قیمت تین فرانک تھی۔ آپ نے اس دوکاندار کو ایک فرانک دیا۔ تو اس دوکاندار نے کہا کہ اس کی قیمت تین فرانک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تین ایک اور ایک تین کے برابر نہیں۔ اس عیسائی دوکاندار نے جواب میں کہا کہ No business یعنی کاروبار میں نہیں۔ یہ تبلیغ کا کیسا اعلیٰ نمونہ تھا کہ ایک عیسائی سے اس کے مذہب کی شکست کا اس کے منہ سے اعتراف کرا دیا۔ پھر یہی نہیں۔ متحدہ ہندوستان میں عیسائی مشنوں کی طرف سے حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ کے فوٹو شائع ہوئے کہ کوئی عیسائی آپ سے مذہبی گفتگو نہ کرے۔ یہ عیسائیت کی شکست کا عیسائیوں کی طرف سے واضح اور کھلا اعلان تھا۔ یہ تھی وہ کسر صلیب جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور یہ تھے آپ کے غلاموں کے کارنامے۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے جو خدمات احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سرانجام دیں وہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ اور آپ کا نام نامی ہمیشہ روشن ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز

حضرت مسیح موعودؑ کو آپ سے بہت محبت تھی اور آپ کو حضور والا سے جو عشق تھا وہ باعث صد فخر و رشک ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور ارفع سے ارفع درجات عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی بہشتی نعماء سے سرفراز فرمائے اور انہیں اپنا لقا نصیب کرے۔ اور ان کے پسماندگان کا آپ حامی و ناصر ہو اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ خاکسار کے والد بزرگوار حضرت ماسٹر میاں ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے۔ اور اس تعلق کا حضرت مفتی صاحب نے ہمیشہ احترام فرمایا۔ (خاکسار محمد یوسف)

میرے محسن

(از محمد ذکاء اللہ صاحب منشی فاضل پتوکی)

غالباً ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار چک 191/10R خانیوال ضلع ملتان کے جرائم پیشہ چک میں بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور معلم کام کر رہا تھا۔ بندہ ان دنوں صرف جے وی تھا۔ میری خواہش تھی کہ ایس۔ وی کلاس پاس کروں۔ مگر کوئی رستہ دکھلائی نہ دیتا تھا۔ ایک دن خیال آیا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو کہ ان دنوں ناظر امور خارجہ تھے کی خدمت میں عریضہ ارسال کروں مگر بغیر واقفیت کے لکھتے ہوئے کچھ ہچکچاہٹ محسوس ہوتی۔ مگر پھر بھی احمدیت کے رشتہ کی وجہ سے عریضہ ان کے نام ارسال کر دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے بغیر واقفیت اور بغیر کسی مزید تحقیقات کے اپنے دوست چوہدری فتح دین صاحب انسپکٹر ملتان ڈویژن کو سفارش کے ساتھ میری درخواست بھجوا دی۔ اس واقعہ کو چھ ماہ گزر گئے۔ مجھے کوئی جواب نہ ملا۔ میں مایوس ہو چکا تھا خیال تھا کہ اتنے بڑے لوگ مجھ غریب کی کب سنیں گے۔ ایک دن ایک لفافہ مجھے ملا۔ کھولنے پر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کیونکہ اس میں ملتان نورمل سکول کے ہیڈ ماسٹر کا حکم برائے داخلہ میرے نام تھا یہ لفافہ تین ماہ قبل کا لکھا ہوا تھا

مجھے اب بھی خیال یہی تھا کہ میرا داخلہ ناممکن ہے۔ لیکن پھر مفتی صاحب کی ہدایت کے مطابق ملتان پہنچا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ انسپکٹر صاحب نے ایک تاکیدی حکم ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام ارسال کیا تھا کہ اس طالب علم کو ہر ممکن طریق سے داخل کیا جاوے بلکہ اس کے حاضر نہ ہونے پر بھی اس کا انتظار کیا جاوے۔ مجھے داخل کر لیا گیا۔ میں نے داخلہ کے حکم میں تاخیر کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ چوہدری فتح الدین صاحب نے وہ لفافہ حضرت مفتی صاحب کے نام قادیان روانہ کر دیا۔ حضرت مفتی صاحب ان دنوں لنکا گئے ہوئے تھے۔ وہ لفافہ قادیان سے لنکا بھیجا گیا۔ مگر جب لفافہ وہاں پہنچا تو حضرت مفتی صاحب قادیان روانہ ہو چکے تھے پھر لفافہ واپس قادیان آیا۔ اب مفتی صاحب نے فوراً لفافہ مجھے ارسال فرمایا۔ کوئی اور ہوتا تو اسکو ردی کر کے پھاڑ دیتا۔ مگر مفتی صاحب نے کمال ہمدردی سے مجھے لفافہ بھی ارسال کیا اور ملتان جانے کی تاکید فرمائی۔ میں نے ان ہی کے طفیل ایس۔ وی کلاس پاس کی۔

عرصہ دو سال بعد مجھے حضرت مفتی صاحب سے لاہور کی مسجد احمدیہ میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ مجھے پہچانتے تک نہ تھے میں نے خود ہی ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ بڑے تعجب سے سنا اور فرمانے لگے ایسا ہی ہوگا۔ اور اسی وقت چائے منگوائی خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی۔

حضرت مفتی صاحب کی بدولت میں نے روزی کمانے کا ہنر سیکھا میں تمام عمر آپ کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات کو بلند کرے۔ آپ نے رجسٹر میں میرا پتہ درج کر رکھا تھا۔ اور ہر رمضان شریف سے قبل مجھے ایک چٹھی موصول ہوا کرتی تھی کہ میں بستر پر لیٹا ہوا آپ کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ بندہ بھی اکثر ان کی خدمت میں عریضہ ارسال کرتا رہتا تھا۔

محمد ذکاء اللہ خاں
منشی فاضل پتوکی

جامعۃ المبشرین میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا لیکچر

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۵۷ء بروز جمعرات گیارہ بجے دوپہر جامعۃ المبشرین کے ہال میں مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل کی زیر صدارت محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے "مشاھداتی فی الاسفار" کے عنوان کے ماتحت عربی زبان میں ایک تقریر فرمائی۔

دوران تقریر میں آپ نے ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے حوالہ سے بتایا کہ عرب ملکوں کے باشندے بھی اب قرآن کریم سے اتنے دور ہو گئے ہیں کہ ان کے لئے بھی قرآن کریم کا ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں شام میں اشتراکیوں کے اثر و نفوذ کی وجوہات اور موجودہ صورت حالات پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس صورت حال کو دیکھ کر آپ نے عربی میں "اشتراکیت اور اسلام" ایک تصنیف فرمائی ہے جو شام میں انشاء اللہ جلد چھپ جائے گی

تقریر کے بعد طلبہ کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ اور متعدد طلبہ نے عربی میں سوالات کئے۔ بعدہ مولانا ابو العطاء صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور شاہ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کی تمام کارروائی عربی زبان میں ہوئی۔ اس اجلاس میں جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کرام کے علاوہ بھی متعدد اصحاب نے شمولیت فرمائی۔

آخر میں بزرگان سلسلہ اور اساتذہ کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

سیکرٹری مجلس علمی جامعۃ المبشرین ربوہ

درخواست دعا

میرے والد محترم ملک عزیز احمد صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں بدستور کینسر کے عارضہ (سرطان) سے سیالکوٹ میں بیمار ہیں اور باوجود ہر ممکن کوشش اور علاج کے حالت دن بدن گرتی جا رہی ہے ڈاکٹروں نے تشویش ناک حالت کا اظہار کیا ہے بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد ملک رتن باغ لاہور)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایک نمونہ

(از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی)

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ عزیزہ رضیہ سلطانہ سلمہا اللہ نے ایک واقعہ سنایا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی پاکیزہ سیرت اور بلند خلق کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ یہ واقعہ آج سے کوئی تیرہ چودہ سال قبل کا ہے۔ عزیزہ رضیہ سلطانہ جس کی عمر اس وقت ۹-۱۰ سال کی تھی بازار سے سودا خرید کر اپنے مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان کی طرف آرہی تھی کہ رستے میں اسے حضرت مفتی صاحبؓ ملے۔ آپ نے جب دیکھا کہ ایک بچی سر پر سات آٹھ سیر آٹا اٹھائے اور ہاتھ میں ڈیڑھ سیر سبزی وغیرہ کا تھیلا پکڑے جا رہی ہے تو آپ نے پاس آکر پہلے اسلام علیکم کہا اور پھر بڑی شفقت اور اپنے مخصوص میٹھے انداز میں فرمایا۔ بیٹی تم چھوٹی ہو اور اتنا بوجھ اٹھائے ہوئے جا رہی ہو لاؤ یہ بوجھ بانٹ لیں۔ عزیزہ رضیہ نے آپ کے احترام کی وجہ سے انکار کیا اور کہا کہ نہیں مفتی صاحب آپ تکلیف نہ فرمائیں مجھے کوئی بوجھ محسوس نہیں ہو رہا۔ لیکن حضرت مفتی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا اور جب دیکھا کہ بچی محض میرے احترام کی وجہ سے انکار کر رہی ہے تو حکیمانہ انداز میں فرمایا۔ دیکھو بیٹا چھوٹے بڑوں کی بات مانا کرتے ہیں۔ اس پر رضیہ مجبور ہو گئی کہ آپ کا حکم مانے۔ چنانچہ اس نے سبزی کا تھیلا حضرت مفتی صاحب کی طرف بڑھا دیا۔ اس پر حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ نہیں بیٹا میں بڑا ہوں اور تم چھوٹی ہو اس لئے چھوٹی چیز تم اٹھاؤ اور بڑی مجھے اٹھانے کے لئے دو۔ اور یہ کہہ کر سات آٹھ سیر کی آٹے کی پوٹلی رضیہ کے سر سے لے لی اور قریباً چار سو گز کے فاصلہ تک جب عزیزہ اپنے مکان کے دروازہ تک پہنچ گئی آپ یہ بوجھ اٹھا کر ساتھ ساتھ چلتے رہے اور راستہ بھر مشفقانہ اور حکیمانہ انداز میں باتیں کرتے رہے۔ مثلاً پوچھا بیٹی تمہارا نام کیا ہے۔ جب اس نے نام رضیہ سلطانہ بتایا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ میری بیٹی کا نام بھی رضیہ سلطانہ ہے وہ بھی میری بیٹی ہے اور تم بھی میری بیٹی ہو۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے اخلاق حسنہ کی سینکڑوں مثالوں میں سے ایک یہ مثال ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مسیح محمدی کا یہ روحانی فرزند اپنے حبیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور آپ کے انفاس قدسیہ سے کس قدر فیضیاب تھا۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ خلفاء محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

زمیندارہ مجالس خدام الاحمدیہ

زمیندارہ مجالس فصل کی تیاری پر چندہ ادا کرتی ہیں۔ ایسی مجالس کو چاہیئے کہ وہ اس مقصد کے لئے سال میں دو تاریخیں مقرر کریں اور اس کی مرکز میں اطلاع کر دیں۔ تا کہ اگر ان مقررہ تاریخوں پر چندہ نہ آئے تو مرکز ان کو یاددہانی کرا سکے اور سال کے باقی حصہ میں بلاوجہ وقت اور خط و کتابت کے خرچ کا ضیاع نہ ہو۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ اور سوفیصدی چندہ مجلس

گذشتہ سال جن مجالس نے چندہ مجلس کا سو فیصدی حصہ مرکز ادا کیا تھا۔ ان کے نام دعا کے لئے الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں آچکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجلس کوہاٹ کا نام بھی شائع کیا جاتا ہے اور احباب سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نمونہ کو اس مجلس کے ارکان کے لئے بیش از بیش خدمات کا موجب بنائے۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شکریہ تعزیت

برادرم مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ کی اچانک وفات پر بہت سے دوستوں اور بزرگوں نے تعزیت کے طور پر خطوط بھیجے ہیں میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مزید ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو آمین

عبدالکریم۔ ایس۔ ایس۔ اے محکمہ بجلی چنیوٹ

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ جنوری تک مرکز میں پہنچ جائیں!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو احباب جلسہ سالانہ تک کسی نہ کسی وجہ سے وعدہ نہ کر سکے تھے ان کے وعدے آرہے ہیں چنانچہ ان کی ایک فہرست اس لئے دی جا رہی ہے کہ جماعتیں اور احباب ۳۱ جنوری تک وعدوں کی تکمیل فرمالیں۔ فہرست یہ ہے:۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ کے۔	۱۰۰۰-۰
سیدہ طیبہ صدیقہ بیگم صاحبہ۔ بیگم میاں مسعود احمد خانصاحب۔	۶۰-۰
سیدہ امۃ السلام بیگم آف مرزا رشید احمد صاحب۔	۲۰۰-۰
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ۔	۱۱۰-۰
قریشی محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار ربوہ معہ اپنے سارے خاندان کے	۳۳۴-۴

جماعت شیخوپورہ کے مکرم عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر اپنے وعدے دفتر دوم کے بارے میں اپنے امام کے حضور دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

بندہ نے پچھلے سال مبلغ ۲۰/- روپے کا وعدہ دفتر دوم میں ادا کیا تھا اور اس سال کے لئے ۲۵/- کا لکھوایا تھا جو مرکز میں نہیں بھیجی گئی تھی۔ ایک مولوی صاحب نے جمعہ میں تقریر کی کہ تحریک جدید لازمی نہیں ہے۔ بلکہ طوعی ہے اس لئے اس قدر وعدہ کرنا چاہیئے جو آسانی سے ادا کیا جا سکے۔ اس پر بندہ کے ایمان میں کچھ قدرے کمزوری واقع ہوئی۔ اور بندہ نے اپنا وعدہ ۲۵/- سے کم کر کے ۱۲/- روپے کر دیا (یہ درست ہے کہ تحریک جدید پہلے دن ۱۹۳۴ء سے ہی طوعی ہے۔ مرضی اور خوشی کی ہے۔ مگر اب پہلا دور سابقون الاولون انیس سالہ ختم ہونے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسے لازمی فرما چکے ہیں اور اس کا اعلان بھی ہو چکا ہے کہ تحریک جدید کا چندہ اب لازمی ہے اور مستقل چندہ ہے۔ کیونکہ تبلیغ اسلام ہر زمانہ اور ہر آن میں ہر مسلم پر فرض ہے اسے کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جو عین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا مبارک کے ماتحت ہے۔ اس میں اپنی مالی طاقت اور وسعت کے مطابق شامل ہونا ہر احمدی کا پہلا فرض ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال۔ اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

اور فرمایا:۔ "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر (تحریک جدید سے مراد ہے) آگے آجائے گا وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

پس یہ چندہ طوعی ہے مگر باوجود طوعی ہونے کے لازمی اور مستقل چندہ ہے جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر احمدی پر چندہ کا دینا لازمی اور مستقل قرار دیا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے نمائندے مصلح موعود مثیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریک جدید کا چندہ لازمی اور مستقل قرار دیا ہے (وکیل المال)

صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"جو کہ مرکز میں پہنچ چکا ہے۔ لیکن حضور کے بار بار ارشادات پڑھنے سے دل میں خیال پیدا ہوتا رہا ہے کہ چندہ کا وعدہ حضور کے منشا کے مطابق نہیں ہے۔ اسی سوچ میں وقت گذرتا رہا۔ لیکن جب بندہ نے جلسہ سالانہ پر حضور کی تقاریر سنیں اور اندازہ کیا کہ زمانہ کے حالات بہت جلد بدلنے والے ہیں اس لئے بندہ اس سال کا وعدہ اپنی ماہوار آمد ۲۷۳/- روپے کا ۱/۵ حصہ کے برابر یعنی ۵۵/- روپے کا کرتا ہے۔ حضور منظور فرما کر مشکور فرمائیں۔ انشاء اللہ ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے ادا کرنے کی بھی کوشش کروں گا حضور بندہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے دعا فرمائیں"

پس نہ صرف ہر احمدی تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہو بلکہ دفتر دوم کا ہر احمدی اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۵ حصہ تحریک جدید کے تبلیغی فنڈ میں دینا شروع کرے اور پھر اس کو حسب توفیق کی ضرورت کے مطابق ہر سال اضافہ کرتا چلا جائے جیسا کہ انیس ۱۹ سالہ جہاد کے سابقون الاولون اکثر اب بھی اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر دے رہے ہیں۔ بلکہ بعض دو دو تین تین ماہ کے برابر قربانی کرتے جا رہے ہیں۔ جن جماعتوں یا افراد کے وعدے مرکز میں ابھی تک نہیں پہنچے۔ وہ ۳۱ جنوری سے پہلے پہلے ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وکیل المال تحریک جدید

پاکستان کو بہادر ترکوں کی دوستی پر فخر ہے

ترکیہ کی فوجی اکیڈیمی میں وزیراعظم سہروردی کی تقریر

انقرہ ۲۳ جنوری وزیراعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ پاکستان اور ترکیہ کے لوگ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ حقیقت میں انہیں اخوت کے روابط نے آپس میں مربوط رکھا ہے۔

وزیراعظم سہروردی کل انقرہ کے قریب ترکیہ کی فوجی اکیڈیمی دیکھنے گئے تھے۔ اکیڈیمی کے معائنے کے وقت ترکیہ کے وزیر خارجہ اور انقرہ میں مقیم پاکستانی سفیر ان کے ہمراہ تھے اکیڈیمی کے کمانڈنٹ نے آپ کو مختلف شعبے دکھائے۔ اس موقع پر اکیڈیمی میں زیر تربیت کیڈٹوں نے جسمانی ورزش کا شاندار مظاہرہ بھی کیا۔ معائنہ کے آخر میں مسٹر سہروردی نے معزز مہمانوں کے رجسٹر پر دستخط کرتے ہوئے لکھا "مجھے خوش قسمتی سے اس بہترین اور جدید ترین فوجی اکیڈیمی کے معائنے کا موقع ملا۔ اس اکیڈیمی کو دیکھنے کے بعد پتہ چل جاتا ہے کہ ترکیہ کی فوج کے افسر کتنے مستعد اور چوکس ہیں۔ اور کس طرح اس فوج کی تابناک روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ترکوں کے عظیم لیڈر اتاترک کی روح کو اس بات سے بےحد چین اور سکون حاصل ہوگا کہ ان کا ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے ہم پاکستانیوں کو عظیم ترک قوم کا دوست اتحادی اور بھائی ہونے پر فخر ہے۔ میں اہل پاکستان کی نیک خواہشات اور بہترین دعائیں ترکیہ کی فوج اور عوام تک پہنچاتا ہوں"۔

فوجی اکیڈیمی کی جانب سے اس کے کمانڈنٹ نے مسٹر سہروردی کو ایک دستی تصویر پیش کی جس میں سلطنت عثمانیہ کے دور کی ایک جنگ کا نقشہ دیا گیا ہے۔ کمانڈنٹ نے وزیراعظم کے ہر ایک ہمراہی کو اکیڈیمی کی یادگار کے طور پر بیج دئے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے خبر بھیجی ہے کہ اس اکیڈیمی میں ایک ہزار کیڈٹ زیر تربیت ہیں ان میں ۲۵ خواتین بھی شامل ہیں اس اکیڈیمی سے اب تک فوج کے نوے ہزار افسر تربیت حاصل کر چکے ہیں۔

مسٹر سہروردی نے انقرہ کے قریب متعدد کارخانوں کا معائنہ کیا۔ یہاں آپ نے اناج کا وہ جدید ذخیرہ گھر خاص دلچسپی سے دیکھا جس میں ساٹھ ہزار ٹن اناج کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ آپ نے آج صبح انقرہ سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ترکیہ کا اسلحہ تیار کرنے والا کارخانہ دیکھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ اس کارخانے میں اتنا اسلحہ تیار ہوتا ہے جو ترکی فوج کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ بلکہ بچ بھی رہتا ہے۔ آپ نے کارخانے کے متعدد شعبے گہرے انہماک سے ملاحظہ کئے۔

مسٹر سہروردی آج رات صدر جلال بایار اور ایران کے وزیراعظم مسٹر حسین اعلیٰ کی معیت میں انقرہ سے استنبول روانہ ہو گئے آپ ترکیہ سے واپس آتے ہوئے ایک دن تہران ٹھہر کر ہفتہ کے روز کراچی پہنچ جائیں گے

بوڈاپسٹ میں کرفیو

وائنا ۲۳ جنوری ہنگری کی وزارت حکومت بوڈاپسٹ میں کرفیو کے اوقات ایک گھنٹہ کم کر دیئے گئے ہیں۔ اب رات کے گیارہ بجے سے صبح چار بجے تک کرفیو رہا کرے گا۔

میکملن کے تقرر کی آئینی حیثیت

لندن ۲۳ جنوری لیبر اپوزیشن پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وزیراعظم ہیرلڈ میکملن کے تقرر کی آئینی حیثیت کو چیلنج نہ کیا جائے۔ لیبر لیڈروں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ عام انتخابات کے مطالبہ پر زور نہ دیا جائے

مراکشی صوبے کے گورنر کی بغاوت

رباط ۲۳ جنوری۔ کل یہ اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ مراکش کے صوبہ طفلس کے گورنر نے حکومت مراکش کے خلاف بغاوت کر دی ہے آج سلطان مراکش کے پریس اتاشی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ کوئی زیادہ اہم نہیں۔ آپ نے کہا یہ بغاوت درحقیقت سلطان کے خلاف نہیں، بلکہ وزارت داخلہ کے خلاف ہے سلطان کو آج میلان جانا تھا۔ مگر انہوں نے ملک سے باہر جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے سلطان نے اٹلی کے صدر کی جانب سے ۲۰ جنوری کو روم پہنچنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔

قلات ڈویژن کے دو علاقوں میں تیل کے ذخیرے ملنے کی توقع

کھدائی کا کام چند ہفتوں کے اندر شروع کر دیا جائے گا

کوئٹہ ۲۲ جنوری۔ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ نے قلات ڈویژن کے علاقہ کچھی میں بل کے مقام پر تیل کی کھدائی کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ کمپنی نے دریائے ناڑی کے ریلوے پل سے نیچے ۱۵ میل تک کے علاقے میں تیل کی تلاش اور حصول کے حقوق حکومت سے حاصل کر لئے ہیں۔

اسی کمپنی نے مشکاف ریلوے اسٹیشن سے ضلع سبی کے علاقہ ہرنائی کی جانب ۱۵ میل خطہ اراضی کا اجارہ حاصل کر لیا ہے کمپنی کو امید ہے کہ ان دونوں میں اسے تیل برآمد کرنے میں کامیابی ہوگی

کھدائی کی مشینری اور ضروری سامان بل کے مقام جمع کیا جا رہا ہے۔ جہاں چند ہفتوں کے اندر کھدائی کا کام شروع ہو جانے کی توقع ہے۔

تیل کے ذخیروں کا پتہ لگانے کے لئے گذشتہ سال ماہروں کی ایک جماعت نے کچھی سب ڈویژن کا سروے مکمل کر لیا تھا۔ معلوم ہوا ہے پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ نے اس سروے پارٹی کی رپورٹ کی روشنی میں موزوں مقامات کا اجارہ حاصل کر لیا ہے۔

اسی ڈویژن میں مری کے علاقے میں بھی تیل کے ذخائر کا پتہ چلا ہے۔ اس علاقے میں پہلی جنگ عظیم کے دوران میں معمولی کھدائی کے بعد سیاہی مائل روغنی مادہ برآمد ہوا تھا جسے تھوڑا بہت استعمال بھی کیا گیا۔ لیکن مدت سے اس علاقے کے چشموں پر کام نہیں ہو رہا۔ مقامی باشندوں کا خیال ہے کہ مری کے علاقے میں سائنٹیفک بنیادوں پر کام کرنے سے تیل کے کافی ذخائر دستیاب ہوں گے

روس کو ایران کا جواب

تہران ۲۳ جنوری۔ روس کا جو پارلیمانی وفد ان دنوں ایران کا دورہ کر رہا ہے کل ان کے اعزاز میں ایرانی سینیٹ کی جانب سے ایک استقبالیہ دعوت ترتیب دی گئی۔ اس دعوت میں روسی وفد کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا روس کی خواہش ہے کہ ایران آزاد اور مضبوط رہے۔ امن کے لئے ایک قوت ثابت ہو اور روس کا بہترین ہمسایہ رہے۔

ایرانی سینیٹ کے سپیکر مسٹر حسن تقی زادہ نے اس تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اگر روس یہ ثابت کر دے کہ وہ واقعی امن کی تحریکات کا مؤید ہے اور دوسرے ملکوں کے معاملات میں دخل نہیں دے رہا تو تمام علاقائی دفاعی معاہدے خودبخود ختم ہو جائیں گے۔

روسی پارلیمنٹ کے ارکان ایرانی پارلیمنٹ کے مہمان ہیں اور دس دن کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔

ضروری اشیاء کے نرخ مقرر کر دیئے گئے

گوجرانوالہ ۲۴ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخ عنایت اللہ نے سیفٹی ایکٹ کے ماتحت ضلع میں بعض ضروری اشیائے خوردنی کے حسب ذیل نرخ مقرر کر دیئے ہیں۔

کچا دودھ ۷ سیر۔ ابلا ہوا دودھ ۸ آنے سیر گائے کا گوشت ۱۲ بکرے کا گوشت دو روپے سیر۔ انڈے ڈیڑھ روپے درجن

گڈو بیراج کا سنگ بنیاد

لاہور ۲۳ جنوری۔ صدر مملکت میجر جنرل سکندر مرزا ۲ فروری ۵۷ء کو خیرپور ڈویژن میں کاشمور کے نزدیک دریائے سندھ پر آبپاشی کے ایک اور عظیم پراجیکٹ گڈو بیراج کا سنگ بنیاد رکھیں گے

گڈو بیراج سابق صوبہ سندھ اور سابق ریاست بہاولپور کی سرحدوں کے مقام اتصال پر واقع ہے پایہ تکمیل کے بعد اس بیراج سے خیرپور ڈویژن اور سابق صوبہ بلوچستان کے بعض بنجر حصوں کو زیر کاشت لایا جائے گا۔

گڈو بیراج کی لمبائی تین ہزار نوسو اکیس فٹ ہو گی۔ جس میں ساٹھ ساٹھ فٹ چوڑی اکھاون محرابیں ہوں گی۔ اس میں دو مچھلی گھاٹ بھی تعمیر کئے جائیں گے۔

گڈو بیراج سے ۲۲ لاکھ ۹ ہزار نو سو دس ایکڑ زمین سیراب کی جائے گی۔ اس پر تیس کروڑ چالیس لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

ڈچ طلبہ کا پاکستانی طلبہ کو گیارہ ہزار کا عطیہ

لاہور ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ گوونجن (ہالینڈ) کے سکولوں کے طلبا نے لاہور کے سکولوں کے طلبہ کے لئے خیرسگالی کے طور پر گیارہ ہزار نوسو سولہ روپے کی رقم فراہم کی ہے۔ یہ رقم پاکستانی سفیر مقیم ہالینڈ بیگم لیاقت علی خاں کو پیش کی گئی۔

گوونجن کے طلبہ نے یہ رقم اپنے جیب خرچ کی رقم بچا کر جمع کی ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اسے لاہور کے سکولوں کے طلبہ کے لئے ریڈیو سیٹ خریدنے پر خرچ کیا جائے

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی

کے چندہ کی فراہمی کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی

ریویو آف ریلیجنز کے سال نو کے سالانہ چندہ کے متعلق دریافت کرنے کی غرض سے احباب جماعت کی طرف سے متعدد خطوط وصول ہو رہے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے بذریعہ اعلان ہذا یکجائی طور پر ہی جواب دیا جا رہا ہے۔

ایک دوست کے استفسار پر ریویو کے سالانہ چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب دیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

"میری تحریک مفت اشاعت کے متعلق تھی۔ جو صاحب استطاعت احمدی خریدیں ان کے لئے وہ پہلا ریٹ ہے (جو دس روپے سالانہ ہے۔ ایڈیٹر) میری تحریک یہ تھی کہ جماعت سے دس ہزار روپیہ لیکر پاکستانی غیر احمدیوں یا طالبعلموں کو دو روپے پر رسالہ دیا جائے اور جو ہندوستان سے باہر کے لوگ ہیں ان سے پوسٹل اخراجات لے کر ان کو رسالہ دیا جائے اور باقی رقم احمدیوں سے جمع شدہ دس ہزار روپے سے اور انجمن اور تحریک کی مد سے ادا کی جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر ریویو کے سالانہ چندہ برائے ۱۹۵۷ء کی شرح درج ذیل ہوگی:۔

۱۔ ریویو آف ریلیجنز کے پاکستانی اور ہندوستانی خریداروں کیلئے شرح چندہ سالانہ -/۱۰ روپے اور بیرونی ممالک کے خریداروں کے لئے -/۱۱ روپے ہوگی

۲۔ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے لئے شرح چندہ سالانہ صرف -/-/۲ روپے ہوگی

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارک کے مطابق جو احباب اور جماعتیں ریویو کی اشاعت کو دس ہزار سے بھی زیادہ کرنے کی متمنی ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک مفت اشاعت ریویو کے عملی قدم میں حصہ لینے کی خاطر دو روپیہ سالانہ فی کاپی کے حساب سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر ثواب حاصل کریں ہر قسم کی ترسیل زر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مد توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی جائے۔

(خاکسار مظفر الدین چوہدری ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ ان مایہ ناز ہستیوں میں سے تھے

جن پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہمیشہ فخر رہے گا

آپ کی وفات پر مجلس تحریک جدید کی طرف سے تعزیت کا اظہار

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر مجلس تحریک جدید کا یہ اجلاس اپنے حد درجہ رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب مرحوم ان مایہ ناز ہستیوں میں سے تھے جن پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حقیقی عشق تھا اور اسی عشق و محبت اور اخلاص کی وجہ سے ہی مسیح پاک نے آپ کے بارہ میں "محب صادق" اور "مخلص دوست" ایسے الفاظ استعمال فرمائے۔ امریکہ میں آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اوّل ترین مبلغ تھے۔ ۱۹۱۷ء میں آپ انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ جہاں کچھ عرصہ کام کر کے ہالینڈ تشریف لے گئے۔ اور یہاں کچھ عرصہ کام کرتے رہے حتّٰی کہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو امریکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں پہنچ کر آپ نے اپنی تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا جن میں ایک جاذبیت تھی۔ امریکہ کی سعید روحیں آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہوئیں اور سلسلہ میں داخل ہونے لگیں امریکہ میں چار سال خدمات جلیلہ سرانجام دے کر آپ واپس تشریف لائے۔ ممبران مجلس تحریک جدید مسیح پاک کے محب صادق اور سلسلہ احمدیہ کے اس کامران مبلغ کی وفات حسرت آیات پر سخت قلق اور صدمہ محسوس کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو جگہ دے۔ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر کام کرنے کی توفیق دے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

تقرر نائب امراء جماعت احمدیہ لاہور

مکرم ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب و مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب کو تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ناظر اعلیٰ

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

اس سال کے پروگرام میں انصار اللہ کی تنظیم کی توسیع ایک مرکزی نقطہ ہے براہ کرم تمام زعماء حضرات اپنے اپنے حلقہ کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں۔

۱۔ مجلس میں کتنے ارکان شامل ہیں

۲۔ اس سال یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے خدام میں چالیس سال پورے کرنے کی وجہ سے کتنے رکن انصار میں شامل ہوئے ہیں۔

۳۔ کیا گذشتہ سال نئے احمدیوں میں سے کوئی رکن انصار اللہ میں زائد ہوا ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری قائد عمومی مجلس مرکزیہ

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز منیر احمد ظفر بسلسلۂ تعلیم لنڈن گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں بھی اور وہاں بھی ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ دینی و دنیوی برکات کے ساتھ بخیریت واپس آئیں۔ آمین

خورشید احمد (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

پتہ مطلوب ہے

محمد اشرف صاحب گجراتی ولد جمال الدین صاحب ساکن چک سکندر ضلع گجرات کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ وہ جہاں کہیں ہوں اپنے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید